www.KitaboSunnat.com

قاری صہیب احمد میر محمدی ☆

قراءات قرآنیہ کی اَساس......تلقّی وسماع

ہم قراءات سبعہ وعشرہ متواترہ کی نشاۃ وتدوین کو دو مرحلوں میں تقسیم کرسکتے ہیں:

① **مرحلہ اولیٰ:** اس بحث پر مشتمل ہے کہ ان قراءات کا اصل مصدر تلقی وسماع عن النبی ہے۔

② **مرحلہ ثانیہ:** یہ تدوین قراءات کے بارے میں علی الاختصار بحث پر مشتمل ہے۔

❶ **مرحلہ اولیٰ:** قراءاتِ سبعہ وعشرہ جو ثبوت میں تواتر کا درجہ رکھتی ہیں ان میں اصل مصدر سماع عن النبی ہے۔قرآن کریم کی پہلی وحی ﴿إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ.خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ . اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ. الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ﴾[العلق:۱تا۵]کے الفاظ سے ہے۔اور آخری وحی راجح قول کے مطابق ﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾ ہے۔[البقرۃ:۲۸۱]

ابتدائے وحی کے متصل بعد سب سے بڑی چیز جس کا حکم ہوا وہ﴿ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا﴾[الاسراء:۱۰۶]کے الفاظ میں موجود ہے۔چنانچہ اسی حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آپ ﷺ نے صحابہ کو وحی کے مطابق ایک کامل واکمل طریقہ پر کتاب وحکمت کی تعلیم دی۔جس طرح آپ ﷺ صحابہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے،خود بھی اس کے ضبط کرنے میں بڑے حریص تھے۔

حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

کان رسو ل اللهﷺ یعالج من التنزیل شدة وکان مما یحرك شفتيه فأنزل الله ﴿لاتحرك به لسانك لتعجل به . إن علينا جمعه وقرآنه﴾ فکان رسول اللهﷺ بعد ذلك إذا أتاه جبریل استمع فاذا انطلق جبریل قرأه النبیﷺ کما قرأه . [صحیح بخاری: کتاب بدأ الوحی]

’’نزول وحی کے وقت آپ ﷺ فوراً وحی کو یاد کرنے کی کوشش کرتے (کہ کہیں بھول نہ جائے) تو اللہ تعالیٰ نے ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ...﴾[القیامۃ:۱۶] آیت اتاری کہ آپ ﷺ اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں کیونکہ اس کو محفوظ کرنا اور تلاوت سکھلانا ہماری ذمہ داری ہے۔تواس کے بعد جب جبریل علیہ السلام آتے تو رسول اللہ ﷺ غور سے سنتے رہتے اور جبریل علیہ السلام کے جانے کے بعد ویسا ہی پڑھتے جیسا جبریل علیہ السلام پڑھا کرجاتے تھے۔‘‘

آپ ﷺ نزول وحی کے وقت فوراً وحی کو اس لیے یاد کرنا شروع کردیتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کے ذمہ قرآن کریم کو بعینہٖ آگے منتقل کرنا بھی فرض تھا۔اس ذمہ داری کی وجہ سے آپ ﷺ کو خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں بھول نہ جاؤں۔

جس طریقے سے آپ ﷺ قرآن کریم اخذ کرتے تھے اسے تلقّی کہتے ہیں اور نقل قرآن میں یہ بنیادی شرط ہے۔وحی کا سلسلہ یوں ہی چلتا رہا پھر آپ ﷺ کا معمول یہ بن گیا کہ ہر سال رمضان المبارک میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا

☆ فاضل کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ وفاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دور کرتے جیسا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

’’ أسرَّ إلی النبیﷺ أن جبریل کان یعارضنی بالقرآن کل سنة وأنه عارضنی العام مرتین ولا أراه إلا حضر أجلی ‘‘[صحیح البخاري:٣٦٢٤]

’’جبریل علیہ السلام ہر سال آپ ﷺ کے ساتھ دور کرتے اور آخری سال دو مرتبہ دور کیا۔‘‘

اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

’’کان النبیﷺ أجود الناس وأجود ما یکون فی شهر رمضان لان جبریل کان یلقاه فی کل لیلة فی شهر رمضان حتی ینسلخ یعرض علیه رسو ل الله القرآن ‘‘[صحیح البخاري:٤٩٩٧]

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ رمضان میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ

”کان یعرض علی النبی القرآن کل عام مرة فعرض علیه مرتین فی العام الذی قبض فیه وکان یعتکف فی کل عام عشرا فاعتکف عشرین فی العام قبض فیه“

اس حدیث سے یہی واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ہر سال جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور کرتے اور زندگی کے آخری سال دو مرتبہ دور کیا۔ یہ دلائل آپ ﷺ کے جبرئیل علیہ السلام سے مشافہہ اور تلقی سے قرآن کے حاصل کرنے پر دال ہیں۔ پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسی طرح صحابہ کو سکھلایا۔ چنانچہ ابن الجزری رحمہ اللہ غاية النهايه:١/٤٥٨،٤٥٩ پر اور دکتور محمد حسین الذہبی رحمہ اللہ التفسیر والمفسرون کی جلد١ص٨٦ پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

’’حفظت من فی النبی بضعة وسبعین سورة ‘‘

’’میں نے ستر (٧٠) سے زائد سورتیں رسول اللہ ﷺ سے مشافہۃ یاد کیں۔‘‘

واضح رہنا چاہیے کہ تعلیم کے دو طریقے ہیں: ① شیخ پڑھے اور شاگرد سماعت کرے ② شاگرد پڑھے اور شیخ تصحیح کرائے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٧٠ سے زائد سورتیں پہلے طریقے کے مطابق یاد کیں اور بقیہ خود یاد کر کے ان پر پڑھیں۔اسی طرح بخاری کتاب الاستئذان حدیث نمبر ٦٢٦٥ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

”علمنی رسول الله وکفی بین کفیه التشهد کما یعلمنی السورة من القرآن “

’’آپ ﷺ نے مجھے تشہد اس طرح سکھلایا جیسے قرآنی سورت سکھلاتے تھے اور میری ہتھیلی آپ کی ہتھیلی میں تھی۔‘‘

گویا کہ قرآن کریم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے بالمشافہ سماعاً وعرضاً حاصل کیا۔

اسی طرح صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ (حدیث نمبر ١٤٠٣) میں ابن عباس سے روایت ہے کہ:

”کان رسول اللهﷺ یعلّمنا التشهد کما یعلّمنا السورة من القرآن“

’’رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے تھے۔‘‘

اس سے یہ واضح ثبوت ملتا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ تشہد کے کلمات سکھلاتے تھے اسی طرح قرآن بھی سکھلاتے تھے۔

اسی طرح تفسیر طبری:١/٨٠ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”کان الرجل منا إذا تعلم عشر آیات لم یجاوزهن حتی یعرف معانیهن والعمل بهن“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''ہم میں سے کوئی شخص دس آیات سیکھنے کے بعد اس وقت تک آگے نہ سیکھتا جب تک ان کے معانی ومطالب سے متعارف نہ ہوجاتا اور عمل نہ کرلیتا۔''
اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل کرنے کے بعد مزید قرآن کریم سیکھتے تھے۔
اسی طرح ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:
"حدثنا الذین کانوا یقرء ونا أنهم کانوا یستقرء ون من النبی فکانوا إذا تعلموا عشر آیات لم یخلفوها حتی بما فیها من العمل فتعلمنا القرآن والعمل جمیعا" [تفسیر طبری:۱/۸۰]
یستقرء ون من النبی کے الفاظ سابقہ حدیث کے مفہوم کو مزید تقویت دیتے ہیں۔
اسی طرح محدث ناقد ومورّخ امام ذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ) الاعلام: ۳۲۶/۵ پر رقمطراز ہیں کہ
الذین عرضوا علی رسول اللہ ﷺ القرآن عثمان بن عفان (المتوفی ۳۵ھ) وعلی بن ابی طالب (المتوفی ۴۰ھ) وابی بن کعب (المتوفی ۳۲ھ) وعبداللہ بن مسعود (المتوفی ۳۲ھ) وزید بن ثابت (المتوفی ۴۵ھ) وابوموسی الاشعری (المتوفی ۵۰ھ) وابوالدرداء (المتوفی فی آخر خلافة عثمان)
''وہ مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم جنہوں نے آپ ﷺ سے قرآن حفظ کیا ان میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، ابوموسیٰ الاشعری، ابوالدرداء رضی اللہ عنہم ہیں۔''
اگرچہ ان کے علاوہ کثیر تعداد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن کریم کا حفظ کرنا ثابت ہے۔ اس کے بعد مزید فرماتے ہیں کہ:
"فهولاء الذین بلغنا أنهم حفظوا القرآن فی حیاة النبی وأخذ عنهم عرضا وعلیهم دارت أسانید قراء ة الأئمة العشرة"
''یہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قرآن کریم حفظ کیا تھا اور جن پر قراء عشرہ کی اسانید کا مدار ہے۔''
اگرچہ ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کو مصاحف میں نقل کیا ہے، جیسا کہ بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القراء من أصحاب النبی میں منقول ہے لیکن اعتماد حفظ، سماع وتلقی پر ہی تھا جیسا کہ علامہ (ابن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی ۷۲۸) مجموع فتاوی جلد نمبر۱۳ ص۴۰۰ پر رقمطراز ہیں کہ:
الاعتماد فی نقل القرآن علی حفظ القلوب لا علی المصاحف کما فی الحدیث الصحیح عن أنس قال إن ربی قال لی ان قم فی قریش فانذرهم...... ومنزل علیك کتابا لا یغسله الماء تقرء ہ نائما ویقظانا .....الخ
''قرآن کریم کے نقل کے لیے باعتماد ذریعہ حافظہ ہے، مصحف نہیں۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: اٹھیے اور قریش کو ڈرائیں، آپ پر وہ کتاب اتاری ہے جو پانی سے ختم نہیں ہوگی بلکہ ہر حال میں باقی رہے گی، نیند اور بیداری ہر دو حالت میں پڑھی جائے گی۔''
امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کہ أناجیلهم فی صدورهم کہ یہ اُمت کتاب کو سینوں میں محفوظ کرے گی۔''
اگرچہ اعتماد حفظ پر تھا لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ وحی آنے پر کاتبین وحی کو بلا کر لکھوا بھی دیتے تھے جیسا کہ محمد ابی شهبه نے المدخل لدارسة القرآن الکریم کے ص ۳۴ پر صراحت کی ہے، لیکن اس کے بارے میں ہم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحلہ ثانیہ میں گفتگو کریں گے۔

سابقہ بحث سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن کو حفظ کیا اور اعتماد سماع و تلقی پر تھا، چنانچہ یہی وجہ تھی کہ حفاظ کی شان میں رسالت مآب نے وہ کلمہ کہہ دیا جو تمام فضائل کو مشتمل ہے ۔ چناچہ سنن ابن ماجہ، مسند احمد، سنن الدارمی نے اس کو روایت کیا ہے اور اسی طرح المناوی نے فیض القدیر شرح جامع الصغیر :۳/ ۶۷ پر اور ملا علی بن سلطان القاری مرقاۃ المفاتیح کی جلد ۲/ ۵۷۳ پر نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا «حملة القرآن هم أهل الله وخاصة» ''یعنی اہل قرآن تو اللہ والے اور اس کے خواص میں سے ہیں۔'' اور انہی کے بارے میں طبرانی، مسند کبیر میں اور المناوی فیض القدیر کی جلد ۲/ ۵۲۲ پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ :

أشراف أمتي حملة القرآن ''کہ سب سے اشرف و افضل لوگ حاملین قرآن ہیں۔''

اور ان کے مشغلہ کو کل کائنات سے افضل گردانا، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے فضائل القرآن کے تحت اور فتح الباری :۹/ ۶۱ پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کتاب نمبر ۸ باب نمبر ۱۴ پر اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب نمبر ۴۳ باب نمبر ۱۵ پر امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے جلد نمبر ۱/ ۹۲، ۹۳ پر امام دارمی رحمہ اللہ نے کتاب نمبر ۲۳ اور امام طیالسی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر ۳۷ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ:

«خيركم من تعلم القرآن وعلمه»

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور آگے تعلیم دے۔''

اسی حدیث کی وجہ سے ابوعبدالرحمن السلمی رحمہ اللہ ۴۰ سال کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کو تعلیم قرآنی دیتے رہے جیسا کہ ابن الجزری رحمہ اللہ نے النشر فی القراء ات العشر: ۱/ ۳ پر اور ابونعیم رحمہ اللہ نے حلیة الاولیاء: ۴/ ۱۹۴ پر نقل کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو یاد کرکے بھلانے والے کے لئے وعید سنائی ہے، چنانچہ امام القراء البغوی رحمہ اللہ المصابیح السنة کی جلد نمبر ا ص ۱۵ ا پر نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مامن امرىء يقرء القرآن ثم ينساه الا لقى الله يوم القيامة أجرم »

''یعنی جو شخص قرآن کو حفظ کرکے بھلا دے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے فالج زدہ کرکے لایا جائے گا۔''

قرآن کریم کا حفظ کرنا بھی عبادت ہے، جیسا کہ المناوی رحمہ اللہ نے فیض القدیر جلد نمبر ۲ ص ۴۴ پر نقل کیا ہے

"أفضل العبادة قراء ة القرآن "

''کہ افضل عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔''

اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الایمان میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ:

" أفضل عبادة أمتي قراء ة القرآن"

''اُمت محمدیہ کی سب سے افضل عبادت تلاوت قرآن ہے۔''

تو جب قرآن کریم کا حفظ کرنا، پڑھنا عبادت ہے تو اسی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسالت مآب ﷺ نے جب مختلف قبائل عرب کو اسلام بگوش ہوتے دیکھا، اور عجمیوں کو مسلمان ہوتے دیکھا تو اللہ تعالیٰ سے رخصت مانگی کہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرآن کریم کو زیادہ حروف میں نازل کر کے میری امت پر آسانی فرمائی جائے۔ چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ کتاب الصلوۃ حدیث نمبر ۲۸ ابوداؤد کتاب الصلوۃ حدیث نمبر ۱۴۷۷، ۱۴۷۸ اور نسائی کتاب الصلوۃ جلد نمبر ۲ ص ۱۵۲، ۱۵۴ پر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أن النبی کان عند إضاء ة بنی غفار قال فأتاه جبریل علیه السلام فقال إن الله یامرك أن تقرا أمتك القرآن علی حرف فقال أسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتی لاتطیق ذلك ثم أتاه الثانیه فقال إن الله یأمرك أن تقرأ أمتك القرآن علی حرفین فقال اسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتی لا تطیق ذلك ثم جاء ه الثالثة فقال إن الله یأمرك أن تقرأ أمتك القرآن علی ثلثة أحرف فقال اسأل الله معافاته ومغفرته وإن أمتی لاتطیق ذلك ثم جاء ه الرابعه فقال إن الله یأمرك أن تقرأ أمتك القرآن علی سبعة أحرف فأیما حرف قروؤا علیه فقد أصابوا

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ایک جگہ بنی غفار کے محلے میں تھے تو جبریل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے کہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن پڑھاؤ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ سے اس کی عافیت اور مغفرت طلب کرتا ہوں! میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ پھر جبریل علیہ السلام اللہ کے پاس گئے اور دوسری مرتبہ آئے اور حکم سنایا کہ دو حرفوں پر امت کو پڑھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بات کہی پھر تیسری مرتبہ آئے اور تین حروف پر پڑھنے کو کہا تو پھر وہی جواب دیا پھر چوتھی مرتبہ سات حروف پر پڑھنے کا حکم سنایا۔‘‘

اسی طرح کی روایت جس کو ترمذی رحمہ اللہ نے حدیث نمبر ۲۹۴۴ پر نقل کیا ہے اور حسن صحیح کہا ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی صحیح سنن ترمذی جلد نمبر ۳ ص ۱۵ پر صحیح کہا ہے اور محقق جامع الاصول نے بھی جلد نمبر ۲ ص ۴۸۳ پر اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے وہ روایت یہ ہے کہ:

”لقی رسول الله ﷺ جبریل فقال یا جبریل بعثت إلی أمة أمیین فیهم العجوز والشیخ والکبیر والغلام والجاریة الرجل الذی لم یقراء کتابا قط فقال یا محمد إن القرآن أنزل علی سبعة أحرف“

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! میں ایک ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہوں جوان پڑھ ہیں اور پھر ان میں بوڑھے، بچے اور ایسے لوگ بھی ہیں کہ انہوں نے کبھی کچھ پڑھا ہی نہیں۔ تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔‘‘

اور اس کے بعض طرق میں’’ فمره فلیقرأ القرآن علی سبعة احرف ’’یعنی ان کو حکم دیجیے کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھیں۔‘‘

چنانچہ جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن کریم کو حفظ کرنے میں تلقی وسماع کو کسوٹی بنایا اسی طرح قراءات میں بھی اصل چیز تلقی اور سماع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی طرح پڑھایا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کا حکم دیا گیا تھا اس کے علاوہ وہ حدیث مذکور میں أن تقرأ أمتك کے الفاظ بھی اس پر دلالت کر رہے ہیں۔ بغیر تلقی قرآن کا ثبوت نہیں ہوتا ورنہ تقرأ کے بجائے تأمر بھی کہا جا سکتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تلقی کو اس لیے ضروری قرار دیا کہ جب تک تلقی وسماع نہیں ہوگا اس وقت تک قرآن کریم کی قراءات کے حصول کا تحقق نہیں ہوسکتا ہے۔

اسی طرح امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں جلد نمبر ۱ ص ۲۷۳ پر، احمد بن شیبہ رحمہ اللہ اور طبری رحمہ اللہ وغیرہ نے بھی اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں میں اس کی تخریج کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

”كنت في المسجد فدخل رجل يصلي فقراء قراء ة أنكرتها عليه ثم دخل آخر فقرأ قراء ة سوى قراء ة صاحبه فلما قضينا الصلاة دخلنا جميعا على رسول الله فقلت إن هذا قرأ قراء ة أنكرتها عليه ودخل آخرفقرأ سواء قراء ةصاحبه فلما قضينا الصلاة دخلنا جميعا على رسول الله فقلت إن هذا قرأ قراء ة أنكرتها عليه ودخل آخر فقرأ سوى قراء ة صاحبه فأمرهما رسول الله فقرأ فحسن النبي شأنهما فسقط في نفسي في التكذيب ولا إذا كنت في الجاهلية فلما رأى رسول الله ما قد غشي ضرب في صدري ففضت عرقا وكأنما أنظر إلى الله فرقا فقال لي يا أبي ارسل إلي ان اقرأ القرآن على حرف فرددت إليه أن هون على أمتي فرد إلي الثانية أن اقرء ه على حرفين فرددت إليه أن هون على أمتي فرد إلي الثالثة أن أقرأه على سبعة أحرف فلك لكل ردة رددتكها مسئله تسألنيها فقلت اللهم اغفر لامتي اللهم اغفر لامتي وأخرت الثالثة ليوم يرغب إلي الخلق كلهم حتى إبراهيم“

اس حدیث پر غور کریں کہ آپ ﷺ نے جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا معمولی سا ردعمل دیکھا تو فوراً وضاحت کردی کہ اے میرے صحابی! مجھے حکم ہوا تھا کہ میں اپنی امت کو مختلف حروف پر پڑھاؤں جو کہ أن اقرأ القرآن ، أقرأ على حرفين ، أقرأه على سبعة أحرف سے مترشح ہوتا ہے۔ اصل میں توضیح نبوی ﷺ کا مقصود یہ تھا کہ دونوں صحابہ کا قراءت میں اختلاف تمہیں پریشان نہ کرے، کیونکہ دونوں قراءات میں نے ان کو حکم خداوندی کی تعمیل کرتے ہوئے سکھلائی ہیں۔ اورفحسن قرأتهما سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ نے ویسا ہی پڑھا ہوگا جیسا کہ آپ ﷺ سے حاصل کیا تھا ورنہ آپ ﷺ کبھی بھی تحسین کا لفظ استعمال نہ کرتے۔ چنانچہ اس حدیث سے بھی سماع وتلقی کے لزوم کا پتہ چلتا ہے۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری، جلد نمبر ۲ ص ۷۴۷ پر حدیث نمبر ۴۹۹۲ اور ۵۰۴۱ میں، امام مسلم رحمہ اللہ حدیث نمبر ۸۱۸ میں، اسی طرح امام مالک، ابوداؤد، نسائی، ترمذی رحمہم اللہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ابن الاثیر رحمہ اللہ نے جامع الاصول جلد نمبر ۲ ص ۴۷۹ پر اس چیز کی صراحت کی ہے کہ اس حدیث کو تواتر کا درجہ حاصل ہے، نیز علامہ خطابی رحمہ اللہ نے نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر کے ص ۱۱۱ پر تواتر کی تصریح کی ہے اور وہ حدیث یہ ہے:

عن عمر بن الخطاب سمعت هشام بن حكيم يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول اللهﷺ فاستمعت لقرأته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرأنيها رسول اللهﷺ فكدت أساوره في الصلوة فتصبرت حتى سلّم فلببته برداء ه فقلت من أقرأ ك هذه السورة التي سمعتك تقرأها قال اقرأنيها رسول اللهﷺ فقلت كذبت فإن رسول اللهﷺ قد اقرأنيها على غير ما قراء ت فانطلقت به أقوده إلى رسول اللهﷺ فقلت يا رسول اللهﷺ إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرأ نيها فقال رسول اللهﷺ اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراء ة التي كنت سمعته يقرأ فقال رسول اللهﷺ هكذا أنزلت ثم قال النبي اقرأ يا عمر فقرأت قراء ة التي اقرأني فقال رسول اللهﷺ هكذا أنزلت إن هذا القرآن أنزل على

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبعة أحرف فاقرؤا ما تيسر منه“

یہ حدیث اس چیز کی واضح اور صریح دلیل ہے کہ قراءات تلقی وسماع پر مبنی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھلائیں۔اسی لیے دونوں صحابہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا ہے۔

اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ کا بذات خود اقرار کرنا کہ ہاں ایسے ہی نازل ہوا ہے۔اگر اپنے پاس سے ہوتا تو کبھی هكذا أنزلت نہ کہتے۔اس حدیث میں لفظ الاقراء کا تکرار اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قراءت توقیف، تلقین، تلقی، اخذ، مشافہہ، نقل، سماع عن رسول اللہ ﷺ پر مبنی ہیں۔اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کی قراءت کا انکار اس لئے نہیں کیا تھا کہ ان کی لغت میں نہیں تھا بلکہ اس لئے کیا تھا کہ انہوں نے اس کے خلاف سنا تھا جو انہوں نے خود رسالت مآب ﷺ سے سیکھا تھا۔

اسی طرح طبرانی میں ایک روایت ہے کہ

” أن عمر سمع رجلا يقرأ فخالفت قراء ته قراء ة عمر فاختصما عند النبيﷺ فقال الرجل الم تقرأ ني يارسو ل اللهﷺ قال بلى فوقع في صدر عمر شيء عرفه النبي وجهه فضرب الرسو لﷺ في صدر عمر وقال اللهم ابعد عنه الشيطان ثم قال انزل القرآن على سبعة أحرف كلها شاف كاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جس آدمی سے جھگڑا ہوا تو اس نے کس طرح بانگ دہل کہا کہ الم تقرأني يارسو ل اللهﷺ ”کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ آپ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: کیوں نہیں، میں نے ہی پڑھائی ہیں۔اگر آپ ﷺ نے پڑھائی نہ ہوتی اور صحابی نے پڑھی نہ ہوتی تو صحابی اتنی جرات نہیں کرسکتا تھا کہ ایسے الفاظ منہ سے کہتا اور آپ ﷺ اس کی تصدیق نہ فرماتے۔

اسی طرح امام احمد رحمہ اللہ اپنی مسند میں ابوقیس مولی عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”أن رجلا قرأ آية من القرآن فقال له عمر وإنما هي كذا وكذا بغير ما قرأ الرجل فقال الرجل هكذا اقرأ نيها رسو ل اللهﷺ فخرجا إلى رسو ل اللهﷺ حتى أتياه فذكرا ذلك له فقال إن هذا القرآن نزل على سبعة أحرف فأى ذلك قراء تم أصبتم فلا تماروا في القرآن فان المراء فيه كفر“

اس حدیث میں بھی وہی سابقہ حدیث کا معمہ سامنے آیا ہے کہ لڑائی میں صحابی نے اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے ٹھوس ثبوت کے طور پر فورا هكذا أقرأنيها رسول اللهﷺ کہہ ڈالا جس کی بعد ازاں آپ ﷺ نے تصدیق وتوثیق کردی کہ ہاں میں نے پڑھائی ہے۔اور اس لئے پڑھائی ہیں کہ قرآن اترا ہی سات حروف میں ہے۔

ابن حبان رحمہ اللہ اپنی مسند میں اور امام حاکم رحمہ اللہ مستدرک میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

”اقرأني رسول اللهﷺ سورة من آ ل حم فرحت إلى المسجد فقلت لرجل اقرأها فاذا هو يقرأ حروفا ما أقرأها فقال أقرأنيها رسو ل اللهﷺ فانطلقنا إلى رسو ل اللهﷺ فأخبرناه فتغير وجهه وقال إنما هلك من كان قبلكم الاختلاف ثم أسر إلى علي شيئًا فقال علي إن رسو ل اللهﷺ يأمركم أن يقرأ كل منكم كما علم قال فانطلقنا وكل رجل منا يقرأ حروفا لا يقرأ صاحبه“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں بھی سابقہ نزاع ہوا اور رفع نزاع کے لئے وہی نکتہ سامنے آیا کہ أقرأنیها رسو ل اللهﷺ جوکہ تلقی وسماع کا بین ثبوت ہے اور پھر آپ کا قول ''أن یقرأ کل منکم کما علم'' سے یہ بات مترشح ہوئی کہ آپﷺ کے دور تعلیم وتعلم کا سلسلہ بھی اعلی سطح پر ہوتا تھا۔اسی طرح طبرانی تفسیر معجم میں اور طبری تفسیر زید بن ارقم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

''جاء رجل إلی رسو ل اللهﷺ فقا ل أقرأنی ابن مسعود سورة اقرانیها زید، وأقرأنیها أبی بن کعب فاختلف قراء تهم فبقراء ة أیهم آخذ؟ فسکت رسو ل اللهﷺ وعلی إلی جنبه فقال علی لتقراء کل إنسان منکم کما علّم فإنه حسن جمیل''

اس حدیث میں ایک نئی چیز یہ سامنے آئی کہ آپﷺ کی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی منہج کے ساتھ لوگوں کو قراءات سکھلاتے تھے۔گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی سماع وتلقی کا پورا لحاظ کرتے تھے،جوکہ اقرأ نی ابن مسعود، اقراء نیها زید، اقراء نیها أبی بن کعب سے سمجھ آتا ہے اور اسی طرح لیقراء کل إنسان منکم کما علم سے بھی یہی کلیہ اخذ ہوتا ہے۔

اوراسی طرح امام احمد رحمہ اللہ اپنی مسند میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ

''لقی رسو ل اللهﷺ جبریل وهوعند أحجار المری فقال إن أمتك یقرؤن علی سبعة أحرف فمن قراء منهم علی حرف فلیقرأ کما علم ولا یرجع عنه''

اس حدیث میں بھی فلیقراء کما علم ہمیں بتلاتا ہے کہ صحابہ نے سماعا قراءات حاصل کی تھیں کیونکہ بغیر سماع اور تلقی کے صرف مصاحف کے اوپر اعتماد کرنے سے قراءت کی صحت کا تحقق نہیں ہوسکتا ،جیسا کہ علی السبیل المثال لفظ ﴿لٰكِنَّا هُوَ اللهُ رَبِّیْ﴾ جوکہ سورة کہف میں ہے،اسی طرح لفظ انا جہاں بھی آئے اور لفظ الظنونا ، الرسولا، السبیلا ، قواریرا پہلا جوکہ سورہ دہر میں ہے،ان کووصل کرکے پڑھیں تو الف کونہیں پڑھیں گے ، اگرچہ کتابت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ الف پڑھا جائے ، کیونکہ لکھا ہوا ہے ،لیکن سماع وتلقی یوں نہیں ۔اوروقف کریں تو پھر الف کو پڑھیں گے جبکہ قواریرا دوسرا جوکہ (سورۃ دہر میں ہی ہے اور اسی شکل کا ہے) وہاں وصلا وقفا الف حذف ہوگا اسی طرح ﴿وَثَمُوْدَا وَقَدْ تَبَیَّنَ لَكُمْ﴾[العنکبوت] ﴿وَثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ﴾[الفرقان] اس میں وصلاً وقفاً بغیر الف کے پڑھیں گے، کیونکہ سماع یوں ہی ہے، جبکہ کتابت الف کی ادائیگی کا تقاضا کرتی ہے ۔اسی طرح ﴿اُولٰٓئِكَ﴾ میں اگرچہ کتابت ورسم اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ واو جو الف کے بعد ہے پڑھی جائے ،لیکن اسے دنیا میں سوائے جہلاء کے اور کوئی نہیں پڑھتا ہوگا۔اسی طرح لا إلی الجحیم ، لا أنتم أشد رهبة،اولأذبحنه میں لام کے بعد الف نہیں پڑھا جائے گا ،اگرچہ رسم میں ہے ۔آپ نے خود سکھلانے کے بعد یہ حکم بھی دیا کہ آگے پہنچاؤ۔جیسا کہ بخاری کتاب الانبیاء حدیث نمبر ۳۴۶۲ اور ترمذی کتاب العلم حدیث نمبر ۲۶۷۱ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

«أن رسو ل اللهﷺقال: بلغوا عنی ولوآیة»

''یعنی میری طرف سے لوگوں کو پہنچادو خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔''

اس حدیث کے بارے میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فضائل قرآن کے صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

«فأدوا القرآن قرآنا والسنة سنة لم يلبسوا هذا بهذا»
یعنی انہوں نے قرآن کو سنت کو الگ الگ لوگوں تک پہنچایا اور التباس نہیں کیا۔
پھر فرماتے ہیں کہ
فلهذا نعلم بالضرورة أنه لم يبق من القرآن مما أداه الرسول إليهم إلا وقد بلغوه إلينا ولله الحمد والمنة
کہ ہم بالیقین جانتے ہیں کہ قرآن کی ہر وہ چیز جو صحابہ کو آپ نے سکھلائی انہوں نے ہم تک پہنچائی ہے۔
چنانچہ صحابہ میں سے جو لوگ قراءت پڑھاتے تھے ان کو اس وقت قراء کہا جاتا تھا، جیسا کہ بخاری کتاب المغازی حدیث نمبر ۴۰۹۰ میں نقل کرتے ہیں
عن أنس أن رعلا وذكوان وعصية وبنى لحيان استمدوا لى رسول اللهﷺ على عدو فامدهم بسبعين من الانصار كنا نسميهم القراء......الخ.
یعنی انصار کے ۷۰ آدمی لوگوں کو پڑھاتے تھے ان کو قراء کہا جاتا تھا۔ اسی طرح صحیح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة حدیث نمبر ۶۷۷ پر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں جاء ناس إلى النبى فقالوا ابعث معنا رجالا يعلمونا القرآن والسنة فبعث إليهم سبعين رجلا من الانصار يقال لهم القراء ......الخ.
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند لوگ آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چند لوگ بھیجئے جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں سے ۷۰ صحابہ کو بھیج دیا جن کو قراء کہا جاتا تھا۔''
اور مسلم رحمہ اللہ الجامع الصحيح اور الذہبی رحمہ اللہ سير أعلام النبلاء کے ص ۲۸۱ پر اور ترمذی کے حوالے سے دکتور ذہبی رحمہ اللہ التفسير والمفسرون: ۹۲/۱ پر نقل کرتے ہیں کہ عن أنس بن مالك قال قال رسو ل اللهﷺ لابى إن الله أمرنى أن أقرأ عليك القرآن قال الله سمانى لك ؟ قال نعم فجعل يبكى......الخ.
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ تجھ پر قرآن پڑھوں تو انہوں نے سوال کیا کہ اللہ نے میرا نام لیا ہے تو فرمایا ہاں: تو وہ رونے لگ گئے۔
اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یوں فرمایا جیسا کہ ذہبی سير أعلام النبلاء میں اور الدکتور الذہبی التفسير والمفسرون: ۹۲،۹۱/۱ پر لکھتے ہیں:
أقرأ امتى أبى ''یعنی میری امت کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں''
اور یہ بعید نہیں کہ افضلیت کا سبب یہ ہو کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قراءت سکھلائی۔
اسی طرح ابن ہشام رحمہ اللہ اپنی کتاب سيرة النبى: ۲۰۵/۱ پر لکھتے ہیں کہ
"كتب النبى لعمرو بن حزم حين وجهه إلى اليمن كتابا أمره فيه بأشياء منها أن يعلم الناس القرآن ويفقههم فيه"
''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ایک خط لکھا جس میں چند چیزوں کا حکم دیا ان میں ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ بھی تھی کہ لوگوں کو قرآنی کی تعلیم دے۔''

اور ابن سعد رحمہ اللہ الطبقات الکبری: ۸/۱۱۷،۱۱۸،۱۱۱ اور علامہ زرقانی رحمہ اللہ اپنی کتاب شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية کی: ۱/۳۷۹ اور ابن سعد رحمہ اللہ الطبقات الکبری: ۲۰۶/۱۴ طبع بیروت پر لکھتے ہیں:

"روى البخاري عن أبي إسحاق عن البراء قال أول من قدم علينا من أصحاب النبي مصعب بن عمير وابن مكتوم فجعلا يقرئننا القرآن وكان مصعب يسمى المقرى''

''براء ابن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ وعبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے جو ہمیں قرآن پڑھاتے تھے اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو لوگ مقری کہتے تھے۔''

اسی طرح ابوعلی القالی رحمہ اللہ شرح العقيلة کے ص ۲۳ پر لکھتے ہیں کہ

"وكان الرجل من المسلمين إذا هاجر إلى المدينة دفعه النبي ﷺ إلى رجل من الحفظة ليعلمه القرآن"

''جب کوئی مسلمان مدینہ کی طرف ہجرت کرتا تو آپ ﷺ اس کو حفاظ میں سے کسی ایک کی طرف بھیجتے کہ اس کو قرآن کی تعلیم دے۔''

اور اسی کتاب میں ابوالقالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

"ولما فتح النبي مكة خلف عليها معاذ بن جبل يقرئيهم القرآن ويفقهم''

''جب آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو قرآن کی تعلیم اور تفقہ کرنے کے لئے اپنا نائب مقرر کیا۔''

اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ تهذيب الاسماء واللغات القسم الاوّل کے ص ۲۵۷ پر لکھتے ہیں کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اہل صفہ کو قرآن سکھلاتے تھے اور جب شام کا علاقہ فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبادہ، معاذ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کو بھیجا کہ لوگوں کو وہاں جا کر قرآن سکھلائیں۔

اسی طرح ابن الجزری رحمہ اللہ النشر فی القراء ات العشر جلد نمبر ۱ ص ۳ اور ابونعیم رحمہ اللہ نے حلية الاولیاء: ۴/۱۹۴ پر نقل کیا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ ۴۰ سال کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ کتاب نمبر ۶۵ باب نمبر ۵ اور کتاب نمبر ۹۶ اور باب نمبر ۲ میں نقل کرتے ہیں کہ

"وكان يقرأ أصحاب مجلس عمر بن الخطاب واصحاب مشورة''

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس کے آدمی اور اصحاب مشورہ قراء ہوتے تھے۔''

صحابہ کے بعد یہی کام تابعین میں رائج ہوا، چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے شاگرد سعید بن جبیر رحمہ اللہ المتوفی ۹۵ھ کے بارے میں ابن الجزری رحمہ اللہ غاية النهاية جلد نمبر ۱ ص ۳۰۵، ۳۰۶، وفیات الاعیان جلد نمبر ۱ ص ۳۶۵، اور دکتور الذہبی التفسیر والمفسرون جلد نمبر ۱ ص ۱۰۲ پر نقل کرتے ہیں کہ

"كان سعيد بن جبير يوم الناس في شهر رمضان فيقرأ ليلة بقراءة عبد الله بن مسعود وليلة بقراءة زيد بن ثابت وليلة بقراءة غيره وهكذا ابدا"

''سعید بن جبیر رحمہ اللہ رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھاتے تو ایک رات قراءت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں پڑھتے اور ایک رات زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھتے اور تیسری رات کسی اور صحابی کی قراءت پڑھتے جو کہ مستند إلى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

النبی ہوتی تھیں اور ہمیشہ ایسا کرتے۔''

یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا جو کہ اتنا لمبا ہے کہ اس مضمون میں پورے سلسلہ کا احصار ممکن نہیں، اس لئے ہم صرف مشہور قراء کا تذکرہ کرتے ہیں۔

تابعین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیکھا جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا اور تابعین اپنے اپنے علاقہ میں بھیجے گئے مصاحف کے مطابق پڑھتے ، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مصاحف لکھوائے تو مصاحف کے ساتھ قراء بھی بھیجے جو کہ تلقی وسماع کی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے بھیجے تھے ،جیسا کہ جعبری رحمہ اللہ ابوعلی رحمہ اللہ سے تاریخ رسم المصحف جزء الثانی ۸۳ص۲۰۳،۲۰۶ پر لکھتے ہیں کہ

"ولما أرسل عثمان مصاحفه الائمة الخمسة إلى الأمصار لم يكتف بها وإنما أرسل مع كل مصحف عالما لاقراء الناس بما يحتمله رسمه فأمرزيد بن ثابت أن يقرأ بالمدينة وبعث عبد الله بن السائب إلى مكة والمغيرة بن شهاب إلى الشام وعامر بن عبد قيس إلى البصرة وأباعبدالر حمن السلمي إلى الكوفه"

''جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف بھیجے تو صرف مصاحف بھیجنے پر اکتفاء نہ کیا بلکہ ان کے ساتھ قراء کو بھیجا جوان مصاحف کے مطابق لوگوں کو پڑھائیں۔ چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ والوں کو پڑھانے کے لئے کہا اور مکہ والوں کے لئے عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور مغیرہ بن شہاب رضی اللہ عنہ کو شام کی طرف بھیجا اور عامر بن قیس رضی اللہ عنہ کو بصرہ اور ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی طرف بھیجا۔''

چنانچہ تابعین رحمہم اللہ نے پھر وہ منہج اختیار کیا جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دورِ نبوت کے بعد اختیار کیا تھا جیسا کہ ابن جزری رحمہ اللہ النشر جلد نمبر ا ص ۸ پر اور علامہ سخاوی رحمہ اللہ جمال القراء وکمال الاقراء کی جلد نمبر ۲ ص ۴۲۵ پر کتاب القراء ات لابی عبید کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ تابعین پھر مختلف شہروں میں پھیل گئے۔ چنانچہ مدینہ میں سعید بن مسیّب [التوفی بعد ستین] عروۃ ابن الزبیر [التوفی اوائل خلافہ عثمان] سالم بن عبداللہ [م ۱۰۶ھ] ابن شہاب الزہری [م ۱۲۴ھ] ،عبدالرحمٰن ہرمز الاعرج [م ۱۱۷ھ] اور مکہ میں عبید اللہ بن عمیر اللیثی [م ۱۱۳ھ] ،عطاء بن ابی رباح [۱۱۴ھ]، طاؤس [م ۱۰۶ھ]،عکرمہ مولی ابن عباس [م ۱۰۵ھ] ،عبداللہ بن ابی ملیکہ [م ۱۱۷ھ] ، اور کوفہ میں علقمہ بن قیس [التوفی بعد ستین] ،اسود بن یزید [م ۷۵ھ] ،مسروق بن الاجدع [م ۶۳ھ] ،عبیدہ السلمانی [م ۷۰ھ]، عمرو بن شرحبیل [م ۶۳۰ھ] ، اور بصرہ میں عامر بن عبداللہ ،ابوالعالیہ الریاضی [م ۹۳ھ] ، ابورجاء العطاردی [م ۱۰۵ھ] ،نصر بن عاصم اللیثی [م ۹۰ھ] ، یحییٰ بن یعمر [المتوفی قبل تسعین] .اور شام میں مغیرہ بن ابی شہاب المخزومی [م ۹۱ھ] اور خلید بن سعد رحمہم اللہ قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔

تابعین کے بعد پھر یہی سلسلہ چلتا رہا چنانچہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ جمال القراء وکمال الاقراء :۲/ ۳۲۸ پر کتاب القراء ات لابی عبید کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابوعبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تابعین کے بعد وہ لوگ اس میدان میں اترے جنہوں نے اپنے آپ کو اس قرآنی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا، جن سے لوگ پڑھتے تھے۔لوگوں نے ان کو اس دور میں امام مانا اور خود اقتداء کرنے لگے، چنانچہ مدینہ میں ابوجعفر یزید بن القعقاع رحمہ اللہ [م ۱۳۰ھ] اس سلسلہ میں معروف ہوئے، جن کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں امامت کے لئے آگے کیا اور تقریباً ۵۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال تک نمازیں پڑھاتے رہے۔خود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے اور یہ قراء عشرہ کے آٹھویں قاری ہیں۔ دوسرے شخص شیبہ ابن نصاح رحمہ اللہ [م ۱۳۰ھ] ہیں، جنہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پڑھا۔ تیسرے شخص نافع ابن ابی نعیم رحمہ اللہ [التوفی ۱۶۹ھ] ہیں، جنہوں نے ۷۰ تابعین کرام سے سماعاً قراءت پڑھی اور یہ قراءت عشرہ کے پہلے قاری ہیں۔

مکہ مکرمہ میں نمایاں امام عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ [التوفی ۱۲۰ھ] تھے،جنہوں نے عبداللہ بن سائب المخزومی رحمہ اللہ پر پڑھا اور یہ قراءات عشرہ کے دوسرے قاری ہیں۔ابن سائب رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قراءات اخذ کی تھیں۔ اسی طرح مکہ میں نمایاں افراد میں حمید بن قیس الاعرج رحمہ اللہ [م ۱۲۰ھ] اور محمد بن محیصن رحمہ اللہ [م ۱۲۳ھ] شامل تھے۔

کوفہ میں یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ [م ۱۰۳ھ] اور عاصم بن ابی النجود معروف ہوئے،جنہوں نے عبداللہ بن حبیب السُّلمی رحمہ اللہ اور زر بن حبیش رحمہ اللہ سے پڑھا۔امام عاصم رحمہ اللہ کی قراءت کو بعد ازاں امت میں یہ قبولیت بھی حاصل ہوئی کہ آپ قراءات عشرہ کے پانچویں امام ٹھہرے۔کوفہ کے دیگر نمایاں شخصیات میں سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ [م ۱۴۸ھ] ،حمزہ الزیات رحمہ اللہ [م ۱۵۷ھ] وغیرہ شامل ہیں۔امام حمزہ رحمہ اللہ نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے اور انہوں نے چند واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قرآن اخذ کیا اور یہ قراءات عشرہ کے چھٹے قاری ہیں۔کوفہ کے قراء میں ایک اور نمایاں نام امام کسائی رحمہ اللہ [م ۱۸۹ھ] کا ہے۔ان کی سند عیسی بن عمر رحمہ اللہ کے واسطے سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ یہ قراءات عشرہ کے ساتویں قاری ہیں۔

بصرہ کی نمایاں شخصیات میں عبداللہ بن ابی اسحاق الحضرمی رحمہ اللہ [م ۱۱۷ھ]،عیسی بن عمر الثقفی رحمہ اللہ [م ۱۴۹ھ] اور ابوعمرو بن العلاء رحمہ اللہ [م ۱۵۴ھ] وغیرہ شامل ہیں۔امام ابوعمرو رحمہ اللہ قراءات عشرہ کے تیسرے قاری ہیں، انہوں نے تابعین کی ایک جماعت پر پڑھا،جن میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور مجاہد بن جبیر رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔اسی طرح بصرہ کے دیگر قراء میں عاصم الجھدری رحمہ اللہ [م ۱۳۰ھ]، یعقوب الحضرمی رحمہ اللہ [م ۲۰۵ھ] وغیرہ کا نام شامل ہے۔امام یعقوب رحمہ اللہ نے مغیرہ بن شہاب رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ پر قرآن پڑھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی انہوں نے قراءت پیش کی تھی اور یہ قراء عشرہ میں نویں قاری ہیں۔

شام کے معروف قراء میں حضرت عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ [م ۱۱۸ھ] کا نام سامنے آتا ہے،جنہوں نے مغیرہ بن شہاب رضی اللہ عنہ پر پڑھا،انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پڑھا۔ یہ قراءاتِ عشرہ کے چوتھے قاری ہیں۔شام کے دیگر معروف قراء میں عطیہ بن قیس الکلابی رحمہ اللہ [م ۱۲۱ھ]، یحیی بن حارث الذماری رحمہ اللہ [م ۱۴۵ھ]،شریح بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ [م ۲۰۳ھ] وغیرہ نے قرآن کی قراءات پر اپنی زندگیاں وقف کیں اور قرآن کی تعلیم دیتے رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح تمام تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کا یہی منہج رہا ہے کہ وہ قراءات کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتے تھے اور انہیں باقاعدہ متصل اسانید کے ساتھ صحابہ تک پہنچاتے، جیسا کہ مکی بن ابی طالب القیسی رحمہ اللہ [م ۴۳۷ھ] نے التبصرۃ فی القراءات السبع کے صفحہ ۴۴ تا ۴۷ پر اس ضمن میں باقاعدہ ایک فصل قائم کی ہے، جوکہ ذکر اتصال قراءۃ من ذکرنا من الائمۃ بالنبی وشرف وکرم کے نام سے موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح امام خطابی رحمہ اللہ الاعلام: ۲/۲۷۳ پر رقمطراز ہیں کہ

"إن أصحاب القراء ات من أهل الحجاز والشام والعراق كل منهم عزا قراء ته التى اختارها إلى رجل من الصحابة قرأها على رسول الله لم يثتش من جملة القرآن شيئا"

''حجاز، شام اور عراق کے علماء قراءات نے اپنی قراءات کی نسبت ان صحابہ کی طرف کی ہے جن صحابہ کی قراءات انہوں نے اختیار کی اور ہر چیز کو مسند بیان کیا ہے۔''

چنانچہ عاصم کوفی کی قراءات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف مستند ہے اور ابن کثیر مکی کی قراءۃ اور ابوعمرو بصری کی قراءۃ کی سند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اور ابن عامر شامی کی قراءۃ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ وعلى هذا القياس

اور علامہ قرطبی رحمہ اللہ اپنی تفسیر کی جلد نمبر ا ص ۵۹ پر نقل کرتے ہیں کہ

"وهولاء كلهم يقولون قرانا على رسو ل الله ﷺ وأسانيد هذه القراء ات متصلة ورجالها ثقات فالقراء ات سنة متبعة يأخذ الاخر عن الاول عن رسول الله ﷺ"

''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے پڑھا اور ان قراءات کی اسانید متصل ہیں اور رجال ثقات ہیں اور یہ سنت متواترہ ہے، متاخرین متقدمین سے حاصل کرتے ہیں۔''

انہوں نے قراءات نقل وسماع پر مبنی اصول کے مطابق حاصل کیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتلایا کہ بغیر نقل وسماع صرف مصاحف پر اعتماد کرنا اور قرآن پڑھنا صحیح نہیں۔ چنانچہ جمیع قراءات اسلامی ممالک میں متداول رہیں، جیسا کہ مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''دوسری صدی کی ابتداء میں لوگ بصرہ میں ابوعمرو اور یعقوب رحمہ اللہ کی، کوفہ میں حمزہ وعاصم رحمہ اللہ کی، شام میں ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی، اور مکہ میں ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کی اور مدینہ میں نافع رحمہ اللہ کی قراءات پڑھتے تھے لیکن تھی نقل وسماع پر مبنی کیونکہ بغیر نقل وسماع کے قراءات کی صحت ممکن نہیں۔''

چنانچہ تصحیفات المحدثین مجلد نمبر ا ص ۶ پر سلیمان بن موسی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ

" قا ل كان يقال لاتاخذوا القرآن من المصحفيين و لا العلم من الصحفيين "

''کہ قرآن ان سے نہ لو جنہوں نے مصاحف سے بغیر کسی استاد کے قرآن پڑھا ہو اور ایسے ہی ان لوگوں سے علم حاصل نہ کرو جو کتابوں سے بغیر استاد کے حاصل کرتے ہیں۔''

اور مذکورہ حوالہ ص ۷ پر سعید بن عبدالعزیز التنوخی رحمہ اللہ کا قول روایت کیا ہے کہ

''لاتحملوا العلم عن صحفى ولا تاخذوا القرآن من مصحفى"

''کہ علم کو میرے صحائف سے اور قرآن کو میرے مصحف سے مت حاصل کرو۔''

چنانچہ یہ قاعدہ مقرر ہوگیا کہ طالب علم مشائخ ضابطین متقنین سے بالمشافہ حاصل کرے جیسا کہ لبیب السعید رحمہ اللہ نے الجمع الصوتی الاوّل کے ص ۱۳۲ پر نقل کیا ہے:

''کیونکہ بغیر معلم کے علم کا صحیح حصول ممکن نہیں بلکہ کلام میں تصحیف ہو جاتی ہے۔''

چناچہ علماء وتابعین وتبع تابعین کو یہ کہنا پڑا کہ لاتاخذوا القرآن من مصحفى ولا العلم من صحفى کہ قرآن کو صرف میرے مصحف سے اور علم کو میرے اوراق سے مت لو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علماء کے اقوال میں سے ایک یہ بھی قول ملتا ہے کہ

"من أعظم البلبیه تشیخ الصحیفه أی یتعلم الناس من الصحف"[تذکرة السابع:ص۸۷]

''سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ کتاب کو استاد بنالیا جائے۔''

اور اس کتاب میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قول منقول ہے کہ

" من تفقه من بطون الکتب ضیع الاحکام "

''یعنی جس نے صرف کتابوں کے اوراق سے فقاہت حاصل کی اس نے احکام کو ضائع کیا۔''

حتی کہ علماء تو بغیر حفظ اور شیخ کے کتابت پر اکتفاء کرنے کو مذموم گردانتے تھے جیسا کہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کتاب تقیید العلم کے ص ۵۸ پر لکھتا ہے کہ بئس المستودع العلم القراطیس

''کہ علم کے لیے سب سے بری حفاظت کی جگہ اوراق ہیں۔''

اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ جامع بیان العلم: ۶۹/۱ پر لکھتے ہیں کہ یونس بن حبیب رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے سنا کہ!

استودع العلم قرطاسا وضیعه

وبئس مستودع العلم القراطیس

''جس نے علم کی امانت کو اوراق کے سپرد کردیا اس نے علم کو ضائع کیا اور سب سے بڑی حفاظت کی جگہ اوراق ہیں، کیونکہ اوراق ضائع ہوسکتے ہیں، جل سکتے ہیں جبکہ سماع وتلقی پر مبنی علم تاحیات ساتھ رہتا ہے الا یہ کہ کوئی عارضہ پیش آجائے۔''

اور علامہ زرکشی رحمہ اللہ برهان فی علوم القرآن کی جلد نمبر ۲ ص ۱۵۳ پر یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ

"أفواه الرجال حوانیتها وأسناتها صنائعها فإذا فتح الرجل باب حانوته تبین العطار من البیطار والتمار من الزمار

''یعنی انسان کا منہ دوکان کی مانند ہے اور دانت ان دوکانوں کے ماہرین ہیں۔ جب آدمی دوکان کا دروازہ کھولتا ہے تو یہ عطار (عطر بیچنے والا) اور بیطار (نعل بندی کرنے والا) کے درمیان، تمار (کھجوریں بیچنے والا) اور زمار (بانسری بجانے والا) کے درمیان فرق کرتا ہے۔''

یعنی ادائیگی سے ہر چیز کا فرق واضح ہوجاتا ہے جبکہ عدم ادائیگی سے یہ چیز میسر نہیں آسکتی۔

اور لبیب السعید رحمہ اللہ نے الجمع الصوتی الاول ص ۱۳۸ پر اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام العسکری رحمہ اللہ کے حوالے سے خلف الاحمر رحمہ اللہ کا شعر نقل کیا ہے۔

لا یهم الحاء فی القراءة بالخاء

ولا یأخذ إسناده عن الصحیف

''حاء کی قراءت کرتے وقت خاء کے ساتھ ملتبس مت کی جائے اور نہ ہی اس کی سند کتب سے حاصل کی جائے۔''

یعنی حاء اور خاء کا فرق اگر سمجھ آسکتا ہے تو سماع وتلقی من المشائخ سے آسکتا ہے۔ علامہ جزری رحمہ اللہ نے بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب کہا ہے ولیس بینه وبین ترکه : الا ریاضة أمری بفکه
''کہ قاری اور غیر قاری میں فرق منہ کی مشق اور ریاضت کا ہے گویا اصل ادائیگی ہے قواعد نہیں۔''
چنانچہ علامہ العسکری رحمہ اللہ شرح مایقع فیه التصحیف والتحریف کے ص ۱۲، ۱۳ پر نقل کرتے ہیں کہ حمزہ زیات رحمہ اللہ مصحف سے قرآن یاد کرتے تھے تو ایک دن انہوں نے باپ کے سامنے پڑھا: ﴿الم ذلك الكتاب لا ریب فیه﴾ لا زیت فیه تو ان کے والد نے کہادع المصحف وتلقین من أفواه المشائخ کہ مصحف کو چھوڑ دے یعنی صرف قرآنی مصحف پر اعتماد نہ کرو بلکہ علماء وقراء سے بالتلقی والمشافحہ پڑھو۔
اور حماد بن الزبرقان رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ بغیر قاری کے مصحف سے قرآن یاد کرتے تھے تو تصحیف کا شکار ہوئے چنانچہ ﴿ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴾ کو ﴿فی غرة وشقاق﴾ پڑھتے اور ﴿لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾ کو ﴿یعنیه﴾ پڑھتے۔
تذکرة الحفاظ جلد نمبر ۲ ص ۳ پر امام الذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عثمان بن ابی شیبة رحمہ اللہ [م ۲۳۹ ھ] ﴿وَابِلٌ فَطَلٌّ﴾ کو ﴿فظل﴾ پڑھتے تھے بعد میں انہوں نے مشائخ سے صحیح کیا۔ اسی طرح امام ذہبی رحمہ اللہ نے ہی ذکر کیا ہے کہ وہ ﴿مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾ کو ﴿من الخوارج﴾ پڑھتے تھے اسی طرح ﴿بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ﴾ کی ﴿خبارین﴾ پڑھتے تھے۔ اور انہوں نے سورة المدثر کو سورة المدبر لکھا ہوا تھا اور ﴿ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ﴾ کو ﴿رجل اخیه﴾ پڑھتے۔ اسی طرح ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ﴾ باب کی جگہ ﴿بسنور له﴾ پڑھتے جو کہ بعد میں مشائخ سے سن کر صحیح کیا۔ اور ابن الجوزی رحمہ اللہ اخبار الحمقی والمغفلین میں محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان محمد بن جمیل الرازی قرأ ﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ﴾ کی جگہ ﴿یجرحوك﴾ ''محمد بن جمیل الرازی رحمہ اللہ ﴿يُخْرِجُوْكَ﴾ کی جگہ ﴿یجرحوك﴾ پڑھا۔'' اور اسی طرح لکھتے ہیں کہ الدارقطنی رحمہ اللہ نے ابوبکر الباغندی رحمہ اللہ کو ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ کی جگہ ﴿هویا﴾ لکھوایا اور مزید لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ عدم سماع کی وجہ سے ﴿وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ﴾ کو چالیس سال تک ﴿میزاب السموات﴾ پڑھتے رہے، پھر شیوخ نے صحیح کیا اور اللہ سے توبہ کی۔
اسی طرح ایک شخص کا نام مشکدانہ تھا جو ۲۳۶ ھ کے قریب فوت ہوا وہ ﴿يَعُوْقَ وَنَسْرًا﴾ کو بشرا پڑھتا تھا تو اس کے معاصر نے مزاحاً اس کے بارے کہا کہ ذاك الذی یصحف علی جبریل۔
اور ایک شخص ﴿وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا﴾ کو صبحا پڑھتا تھا تو اس کا امتحان لیا گیا تو پتہ چلا کہ عدم سماع وتلقی کی وجہ سے یہ ﴿مِمَّا يَعْرِشُوْنَ﴾ کو یغرسون اور ﴿وَعَدَهَا اِيَّاهُ﴾ کو اباہ اور ﴿اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ﴾ کو اصبت به من أن أشاء اور ﴿فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ کو فبادوا ولات حین مناص اور ﴿فَاَنَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ﴾ کو اول العائدین اور ﴿كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ﴾ کو خبار اور ﴿اِنَّ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا﴾ کو شیخا طویلا پڑھتا تھا جو کہ بعد میں اس نے مشائخ سے سن کر صحیح کیا۔
اسی طرح کسائی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ مجھے ری میں پڑھانے کے لئے بلایا گیا تو ایک قاری بچے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو﴿ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ﴾ کی جگہ اتل پڑھا رہا تھا،اسی طرح ایک اعرابی نے امام کو پڑھتے سنا جس نے کسی شیخ پرنہیں پڑھا تھا﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا﴾تووہ کہنے لگا سبحان اللہ یہ اسلام سے قبل قبیح تھا تو بعد میں کیسے ہے تو اس کو کہا گیا کہ یہ لحن ہے اصل میں ﴿تُنْكِحُوْا﴾ ہے تو وہ کہنے لگا کہ قبحه الله لا تجعلوه بعدها اماما فإنه يحل ماحرم الله۔

ان تمام روایات کا مقصد یہ ہے کہ قرآن کی تعلیم میں اصل تلقی وسماع وادائیگی ہے نہ کہ کتابت ۔یہ تو عام قرآن پڑھنے کے بارے میں روایات تھیں تو قراءات کا تو اس سے بھی مسئلہ پیچیدہ ہے تو اس کے لئے تو بالاولی سماع اور تلقی لازمی تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے نبی کریمﷺ کو حکم دیا اور آج تک چلا آتا ہے ۔اگر تلقی وسماع نہ ہوتا تو یہی کچھ ہوتا آتا اور بغیر قصد کے بھی غلطیاں ہوتیں۔ چنانچہ شائد اسی صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے علامہ الشیخ محمد علی بن خلف الحسيني الشهير بالحداد رحمہ اللہ نے القول السديد في بيان حكم التجويد کے ص ۵ پر یوں کہا ہے کہ

”من يأخذ العلم عن شيخ مشافهة يكن عن الزيغ والتصحيف في حرم ومن يكن آخذ للعلم من مصحف فعلمه عند أهل العلم كالعدم“

”جو علم کو مشائخ سے بالمشافہ حاصل کرتا ہے تلقی کو اعتماد بناتا ہے وہ گمراہی اور تحریف سے محفوظ رہتا ہے اور جو شخص محض مصحف اور کتابوں سے علم حاصل کرتا ہے اہل علم کے نزدیک اس کا علم لاشیء اور بے حقیقت ہے۔“

چنانچہ اس تصحیف کے ڈر سے علماء نے کتابیں لکھیں جیسا کہ عبدالرحمن البسطامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں أول من تكلم في التصحيف للامام علی اسی طرح پھر أبو احمد الحسن بن عبد الله بن سعيد العسكری [م ۳۸۲ھ] نے کتاب لکھی وما إلى غير ذلك من الكتاب۔

اس تمام بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوچکی ہے کہ قراءات منزل من اللہ ہیں اور مبنی علی التلقی والسماع والرواية ہیں اور اصل مصدر ان کا تلقی اور ادائیگی ہے اگرچہ اس کی تدوین کی شکل بھی ہوئی جس پر دوسرے مرحلہ میں گفتگو کرتے ہیں۔

دوسرا مرحلہ

یہ مرحلہ تدوین کا مرحلہ ہے کہ قراءات کی تدوین بھی ہوئی۔علوم اسلامیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ قرآن مجید اور اس کی اشاعت وترویج کے لئے امت مسلمہ نے سب سے پہلے جس علم کو مدون کیا وہ علم تجوید وقراءات ہے، کیونکہ نظم قرآنی کی حفاظت ان دونوں کے بغیر ناممکن تھی ۔جب قرآن مجید کا نزول ہوا تو آپﷺ نے صحابہ کو سکھلانے کے ساتھ کاتبین وحی کو بلا کر لکھا بھی دیتے تھے جیسا کہ محمد محمد ابی شہبہ رحمہ اللہ نے المدخل لدراسة القرآن الكريم کے ص ۳۴ پر اس بات کی صراحت کی ہے اور اس روایت سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن لکھا بھی جاتا تھا جس کے ضمن میں قراءات بھی تھیں جس کو ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے المصاحف مجلد نمبر ۵ ص ۱۸۰، ۱۸۱ پر نقل کیا ہے کہ

”عن نافع عن ابن عمر نهى رسو ل اللهﷺ أن يسافر بالمصاحف إلى أرض العدو مخافة أن ينالوا وفي رواية مخافة أن يتناول منه شيء وفي رواية مخافة أن ينالوا العدو“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

''آپ ﷺ نے مصحف کے ساتھ دشمن کے خطہ میں سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ وہ دشمن اس کی بے حرمتی نہ کریں۔''
مصاحف کا کسی نہ کسی شکل میں وجود تھا تو آپ کی نہی کا تحقق ہوسکتا ہے، خواہ وہ باریک پتھروں پر تھا، اونٹ کی بڑی ہڈیوں پر تھا یا کسی بھی شکل میں تھا۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ کاتبین وحی جن میں ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان، علی، ابان بن سعید، خالد بن الولید، معاویہ بن ابی سفیان، زید بن ثابت، ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو جو چیز میسر آتی اس پر لکھ لیتے تھے، مثلاً کھجور کے پتے اور چمڑے کے ٹکڑے وغیرہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی صریح روایت ہے کہ

"كان رسو ل الله ﷺ إذا أنزلت عليه سورة دعا بعض من يكتب فقال ضعوا هذه السورة فى الموضع الذى يذكر فيه كذا وكذا "

''جب کوئی سورت نازل ہوتی تو کاتبین میں سے کسی کو بلا کر حکم دیتے کہ اس کو فلاں جگہ پر لکھو۔''

اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں كنا عند رسو ل الله ﷺ نؤلف القرآن من الرقاع "کہ ہم قرآن کو چمڑے کے ٹکڑوں پر لکھتے تھے۔''

اور صحیح مسلم کی حدیث نمبر ۳۰۰۴ ہے

«لاتكتبوا عنى غير القرآن ومن كتب غير القرآن فليمحه»

''یعنی قرآن کے علاوہ کچھ نہ لکھو جس نے لکھا ہے وہ مٹا دے۔'' (تاکہ قرآن اور سنت ملتبس نہ ہو جائے، اگرچہ التباس کے رفع ہونے کے بعد اجازت دے دی تھی)

الغرض قرآن کریم آپ ﷺ کے زمانے میں مکمل لکھا جا چکا تھا اور اس کی کتابت سبعہ احرف کے ساتھ تھی جیسا کہ ابوشہبہ رحمہ اللہ نے المدخل کے ص ۲۶۸ پر نقل کیا ہے۔

دورِ نبوی ﷺ کے بعد پھر صدیقی دور میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی لمبی روایت ہے جس میں یہ حروف ہیں وإنى أراى أن تاب جمع القرآن
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن کو جمع کرنے کا حکم دیجیے تو پھر ان کے حکم سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس کام کو مکمل کیا۔

اور تاریخ بغداد جلد نمبر ۱۱ ص ۱۲۴ پر عبد خیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ

''سمعت عليا بقول أعظم الناس أجرا فى المصاحف أبوبكر ورحمة الله على أبى بكر هوأوّل من جمع اللوحتين"

''سب سے زیادہ اجر تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے، ان پر اللہ کی رحمت ہو جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کو جمع کیا۔''

اس اثر کو ابوعبید رحمہ اللہ نے فضائل القرآن کے ص ۲۱۳، ۲۱۷ پر اور ابوداؤد رحمہ اللہ نے کتاب المصاحف ص ۱۱ پر علامہ دانی رحمہ اللہ نے المقنع ص ۱۳ پر اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فضائل القرآن ص ۱۶ پر صحیح کہا ہے اور فتح الباری مجلد نمبر ۹ ص ۱۲ پر ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

دورِ نبوی کی طرح دورِ صدیقی میں بھی قرآن کی کتابت سبعہ حروف کو شامل تھی جیسا کہ محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ سے الاعلام جلد نمبر ۶ ص ۶۹ پر اور ابن عبدالبر رحمہ اللہ سے الاعلام جلد نمبر ۸ ص ۲۴۰ اور ابوالعباس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المهدوی رحمہ اللہ سے غاية النهايہ مجلد نمبر ا ص ۹۲ پر اور مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے الاعلام جلد نمبر ۷ ص ۲۸۶ پر اور امام شاطبی رحمہ اللہ سے الاعلام جلد نمبر ۵ ص ۱۸۰ پر اور ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے وذلك أن المصاحف التي كتبت في زمن أبي بكر كانت محتوية على جميع الاحرف السبعة

اس کو محمد بن عمر بن سالم بازمول نے القراء ات وأثرها في التفسير والاحكام کے ص ۶۲ پر بھی ذکر کیا ہے۔ دورِ صدیقی کے بعد دورِ عثمان غنی میں پھر قرآن کو مرتب شکل میں جمع کیا گیا جو کہ سابقہ نہج کے مطابق سبعہ اَحرف کو مشتمل تھا۔ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع فتاوی مجلد نمبر ۱۳ ص ۳۹۵، ۳۹۷ پر اور منجد المقرئيين کے ص ۲۱، ۲۲ پر اور النشر مجلد نمبر ا ص ۷ پر علامہ جزری رحمہ اللہ اور فقہاء وقراء واہل الکلام سے قاضی ابوبکر الباقلانی رحمہ اللہ [م ۴۰۳ھ] نے اس کو ثابت کیا ہے۔

نوٹ: اگرچہ مصاحف کے بارے لمبی اور تحقیقی تفصیل ہے جو کہ عنقریب ہدیہ ناظرین کی جائے گی یہاں صرف اجمالی طور پر چند نکات ذکر کیے جاتے ہیں۔

مصاحف میں قراءات کی کتابت کے بعد ہم اب حسب ضرورت تسلسل الازمنہ تدوین پر بحث کرتے ہیں۔

متعین آئمہ کے حوالے سے لکھی گئی بعض کتب قراءات کا تعارف

یہ بات قارئین کو جان لینی چاہیے کہ قرون اولی میں تدوین کی چونکہ ابتداء تھی اس لئے کسی بھی علم میں کتابیں بڑے محدود عدد میں لکھیں گئیں، اگرچہ قراءات کے بارے میں آج تک اتنی کتابیں لکھیں گئیں کہ جن کے بارے لایعد ولایحصی کہنا خلاف حقیقت نہیں ہوگا، لیکن ہم اس مختصر مضمون میں علی سبیل المثال صرف ان کتب کا اجمالی تذکرہ کرتے ہیں جو معین امام کی قراءۃ پر لکھیں گئیں:

من المصنفات في قراء ة الامام نافع

① التقريب والحواشي لقراء ة قالون وورش...... أبو الاضع عيسى بن محمد بن فتوح الهاشمي البلنسي [۴۰۳]
② القصيدة الحصرية في قراء ة نافع ......أبوعلى الحسن على بن عبد الغنى الهرى [۴۶۸]
③ بلوغ الاماني في قراء ة ورش من طريق الاصبهاني......شهاب الدين أحمد بن بدر الدين أحمد العتيبي، [۹۷۹]
④ المقراء النافع الحادى لقرأة نافع ......جمال الدين ناصر بن عبدالحفيظ بن عبدالله اليمنى [۱۰۸۱]
⑤ مختصر قراء ة قالون عن نافع ......أبومحمد عبد الله بن أحمد بن اسعد
⑥ مقرأ نافع بن عبد الرحمن المدني......أبوعبد الله محمد بن أحمد بن يوسف بن موسى
⑦ رسالة ورش......علامه المتولى [۱۳۱۳]
⑧ النجوم الطوالع على الدر اللوامع في اصل مقرا الامام نافع ......إبراهيم المارغنى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۱۳۴۹]

⑨ نظم ماخالت فیه قالون ورشا ......لعلی بن محمد الضباع [۱۳۷۶]

⑩ شرح رسالة قالون ......لعلی بن محمد الضباع [۱۳۷۶]

⑪ الطریق المامون إلی أصول روایة قالون......عبدالفتاح المرصفی

⑫ الاکتفاء فی قراء ۃ نافع وابن عمرو......حافظ عمریوسف بن عبد الله القرطبی [م۴۶۳]

⑬ قصیده حصریه فی قراء ۃ نافع ...... ابو الحسن علی بن عبد الغنی حصری [م۴۸۸]

⑭ بلوغ لامانی فی قراء ۃ ورش ازشهاب الدین احمد بن بدر الدین الطیبی [م۹۸۹]

⑮ الاختلاف بین القراء ۃ نافع ویعقوب از شریح بن محمد شریح الرعینی [م۱۱۴۴]

⑯ رساله ورش القاری فیما خلف فیه حفصان القاری ......شیخ محمد آمین آفندی

⑰ ایجاز البیان عن أصول قراء ۃ ورش عن نافع ......عثمان بن سعید ابن عثمان اندلسی [م۴۴۴]

⑱ شرح النظم الجامع القراء ۃ الامام نافع ......الشیخ عبد الفتاح القاضی [م۱۴۰۳]

⑲ الفتح المبین فی قراء ۃ ورش وضیء الجبین ......محمد احمد الغزال الدنپوری الشافعی [۱۳۰۳]

⑳ الدر اللوامع فی اصل فقراء الامام نافع ......علی بن محمد الحسین ابن بری[م۷۳۰]

㉑ المفرد النافع الحاوی لقراء ۃ نافع جمال الدین ناصر بن عبد الحفیظ الیمی [م۱۸۰۱]

㉒ خلاف قالون والدوری شمس الدین عثمان بن عمر الناشری[م۸۴۸]

㉓ شرح الدرر اللوامع فی قراء ۃ نافع ابو عبد الله محمد بن عبد الملك بن علی المثوری [م۸۳۴]

㉔ التلخیص لأصول قراء ۃ نافع عبد الرحمن ابو عمرو وعثمان بن سعید الدانی[م۴۴۴]

㉕ التنبیه علی أصول قراء ۃ نافع أبو محمد مکی بن أبی طالب [م۴۳۷]

㉖ التهذیب لاختلاف نافع فی روایة ورش وأبی عمرو بن العلاء فی روایة الیزیدی واختلاف ورش وقالون عن نافع ...... أبو الخطیب بن عیون [م۳۸۹]

㉗ القراء ۃ نافع بن عبد الرحمن بن ابی نعیم اللیثی [م۱۶۹]

㉘ فصول فی قراء ۃ نافع بن عبدالرحمن...... احمد بن محمد الهادی

㉙ القصر النافع فی قراء ۃ نافع ...... محمد بن محمد بن ابراهیم الجزار

㉚ قصیدة أبی الحسن بن علی فی قراء ۃ نافع ......أبو الحسن بن عبد الغنی القهری الحصری

من المصنفات فی قراء ۃ الامام ابن کثیر

① الاثیر فی قراء ۃ ابن کثیر......ابو حیان محمدبن یوسف الاندلسی [۷۴۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

② النفح المسکی فی قراء ۃ ابن کثیر المکی ......ابن عزوز محمد المکی التونسی
③ البد رالمنیر فی قراء ۃ ابن کثیر......علی بن محمد الضباع [۱۳۷۶]
④ الدر النثیر فی قراء ۃ ابن کثیر ......جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی [م۹۱۱]
⑥ تسہیل العسیر فی قراء ۃ الامام ابن کثیر ...... احمد بن محمد بن عثمان النبوزی
⑦ قاعدہ ابن کثیر

من المصنفات فی قراء ۃ الامام أبی عمرو

① قراء ۃ أبی عمرو...... ابوزید سعید بن اوس الخزرجی [۲۱۵]
② افراد قراء ۃ الامام ابی عمرو بن العلاء ......أبومعشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبری [۴۷۸]
③ قراء ۃ أبی عمرو ......شہاب الدین احمد بن وہبان [۵۸۵]
④ رسالۃ فی حرف ابی عمرو بن العلاء ......سعد الدین اسعد بن البصیر بعد [۵۶]
⑤ افراد قراء ۃ ابی عمروبن العلاء ...... محمد بن ابی القاسم البجائی المغربی المالکی [۸۶۵]
⑥ مختصر فی مذہب ابی عمروبن العلاء البصری ...... محمدبن سلیمان المقری
⑦ القطر المصری فی قراء ۃ ابی عمرو بن العلاء البصری ...... سراج الدین ابوحفص محمدبن قاسم بن شمس الدین محمد الانصاری [م۹۰۰]
⑧ علم النصرۃ فی تحقیق قراء ۃ امام البصرۃ ...... عبدالرحمن بن محمد الشہیر بلقاضی
⑨ قراء ۃ أبی عمرو حفص بن عمیر الدوری ...... عبد اللہ بن محمد المدنی المصری المعروف بالتکراوی
⑩ قراء ۃ أبی عمر و بن العلاء ازیحییٰ بن مبارك یزیدی [م۲۰۲]
⑪ تنویر الصدر بقراء ۃ الامام أبی عمرو ...... محمد محفوظ بن عبد اللہ القرسی [۱۳۲۴] میں زندہ تھے۔
⑫ الکوکب الدری فی قراء ۃ أبی عمرو البصری شیخ القراء محمد بن أحمد بن عبد اللہ المتولی [م۱۳۱۳]
⑬ منظومۃ فی الزاید علی مذہب ابی عمرو عبد العزیز بن احمد بن سعید الدیرینی [م۶۹۴]
⑭ وصول الخمر إلی اصول قراء ۃ أبی عمرو شیخ علاء الدین أبو الحسن علی بن شیخ شرف الدین قاسم البطارعی الشافعی [م۵۷۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

⑮ علم النصرة فی تحقیق قراء ۃ امام البصرة عبدالرحمن بن محمد القاضی
⑯ قراء ۃ أبی عمرو بن العلاء۔ جامعہ الملك السعود میں نسخہ مخطوطہ ہے۔

من المصنفات فی قراء ۃ ابن عامر

① روایة ابن عامر فی القراء ات ...... أحمد بن جعفر بن احمد الغافقی المشهور بابن الابرازی [۵٦۹]
② أحكام الهمزه لهشام وحمزه از علامه جعبری أبو إسحاق إبراهیم بن عمر[م۷۳۲]
③ حواش علی توطیع المقام فی الوقف علی الهمزه لهشام وحمزة ......رضوان بن محمد بن سلیمان المخلاتی [م۱۳۱۱]
④ رسالة البنا كنی فی الكلام علی وقف وهشام ......محمد بن اسماعیل بن تاج الدین باللبیب

من المصنفات فی قراء ۃ عاصم

① قراء ۃ حفص ...... محمد بن ابی هاشم البزار البغدادی
② رسالة فی روایة حفص عن عاصم ......فائد بن مبارك الابیاری المصری
③ الثغر الباسم فی قراء ۃ عاصم ...... أبومصلح علی بن عطیه العمرینی الشافعی الازهری
④ در الناظم فی مفردات عاصم ......عمر بن محمد بن محمد
⑤ البیان العرفی لقراء ۃ حفص عن عاصم الكوفی ...... أحمد بن أحمد النشوی
⑥ الریاض البواسم فی روایة حفص عن عاصم ......ابن عزوز محمد مكی التونسی
⑦ الثغر الباسم فی قراء ۃ الامام عاصم من روایتی شعبه وحفص من طریق الشاطبیة ابو صالح علی عطیه الفجر ینی مخطوطه [۱۸۸] میں زندہ تھے۔
⑧ فیض الودود بقراء ته حفص عن عاصم بن أبی النجود [م۱۴۲٦]
⑨ القول القاصم فی قراء ۃ حفص عن عاصم الشیخ عبد الغنی النابلسی بن إسمعیل بن عبد الغنی النابلسی[م۱۱۴۳]
⑩ رساله فی ماخذة قراء ۃ حفص من طریق الشاطبیه أبو المواهب محمد بن عبد الباقی بن عبد القادر الحنبلی[م۱۰۲٦]
⑪ القول النص فی روایة حفص محمد بن حمدان الموصلی یہ گیارہویں صدی ہجری میں زندہ تھے۔
⑫ مقدمه فی قراء ۃ حفص فائد بن مبارك [م۱۰۸٦]
⑬ الدر المكنون فی روایة الدوری وحفص وقالون شمس الدین عثمان بن عمر بن الناشری[۸۴۸]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ ذکر الخلاف بین صاحبی عاصم أبوبکر عبد الله بن منصور بن عمران الباقلانی [م۵۹۳]

⑮ مفرد عاصم بن لهدله بن أبی النجود أبوعمر حفص بن سلیمان الاسعدی الکوفی [م۱۸۰]

⑯ البیان الوافی بقراء ۃ حفص عن عاصم الکوفی أحمد بن احمد بن عمر النشوی مخطوطہ مکتبہ ازہر میں ہے۔

⑰ درۃ الناظم فی مفرد عاصم (منظومۃ) عمر بن محمد بن محمد

⑱ رسالۃ قراء ات الامام عاصم

من المصنفات فی قراء ۃ حمزۃ

① قراء ۃ حمزہ الکبیر......ابوطاھر عبد الواحد بن عمر بن محمد ابن أبی ھاشم البزار البغدادی [م۳۴۹]

② قراء ۃ حمزہ ......أبو عیسی بکار بن احمد بن بکار البغدادی[م۳۵۲]

رسالۃ حمزہ ......علامہ متولی

④ الطریقہ البھیۃ فی تحریر ما زادہ حمزہ من الشاطبیہ علی الشاطبیۃ......أحمد بن عبد الحمید شعبان

⑤ کتاب مذاھب حمزہ فی الھمز فی الوقف ......أبوبکر أحمد بن حسین ابن مھران [م۳۸۱]

⑥ تحفۃ الانام فی الوقف علی الھمز لحمزۃ وھشام ......نورالدین ابو البقا علی بن عثمان بغدادی [م۸۰۱]

⑦ حل الرمز فی وقف حمزۃ وھشام علی الھمز ......برھان الدین إبراھیم بن موسی بن شافعی [م۸۵۳]

⑧ کنز فی وقف حمزہ وھشام علی الھمز ...... شھاب الدین ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی شافعی[م۹۲۳]

⑨ اتحاف الأعزۃ بتعمیم قراء ۃ حمزہ [۱۳۷۰] کے بعد فوت ہوئے۔

⑩ فتح المجید فی قراء ۃ حمزۃ من الفصیر محمدبن احمد بن عبد اللہ المتولی[م۱۳۱۳]

⑪ الخلاف بین قراء ۃحمزہ وأبی عمرو علی بن عساکر بن المرجب [م۵۷۲]

⑫ رسالۃ مشتملۃ علی سائل لحمزۃ وھشام وورش عثمان بن سعید بن عبد اللہ مصری [م۱۹۷]

⑬ مسائل فی مذھب حمزۃ وھشام۔ جامعہ الملك السعود میں نسخہ مخطوطہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من المصنفات فی قر اء ة الامام کسائی

① قر اء ةالکسائی ......أبوالحسن علی بن حمزه الکسائی [۱۸۹]

② قر اء ة الکسائی ...... أبوطاهر عبد الواحد بن عمر بن محمد بن أبی هاشم البزار البغدادی [۳۴۹]

③ تقریب النائی فی قراء ة الکسائی ......أبوحیان الاندلسی [۷۴۵]

④ قراء ة الکسائی أبو عیسی بکار بن أحمد بن بکار البغدادی[م۳۵۲]

من المصنفات فی قراء ة یعقوب

① مفرده یعقوب ......علامه دانی [۴۴۴]

② مفرده یعقوب ......عبدالرحمن بن عتیق بن خلان بن الضحام [۵۱۶]

③ مفرده یعقوب ......أبومحمد عبدالباری بن عبد الرحمن الصعیدی [۶۵۰]

④ غایة المطلوب فی قراء ة یعقوب ......ابوحیان محمد بن یوسف الاندلسی [۷۴۵]

⑤ منظومة فی قراء ة یعقوب ......محمد بن محمد بن عرفه الورغمی التونسی [۸۲۳]

⑥ لمطلوب فی بیان الکلمات المختلف فیها عن ابی یعقوب...... علی بن محمد الضباع [۱۳۷۶]

⑦ مفرده لیعقوب ......عثمان بن سعید ابن عثمان اندلسی [م۴۴۴]

⑧ مفرده یعقوب ......أبو القاسم عبد الرحمن بن ابی بکر[م۵۱۶]

⑨ مفرده یعقوب ...... أبو العلاء حسن بن احمد همدانی [م۵۶۹]

⑩ مفرده یعقوب ......أبو محمد عبد الباری بن عبد الرحمن اسکندری[م۶۵۰]

⑪ قراء ة یعقوب ...... محمد بن محمد بن عرفه مالکی[م۸۳۳]

⑫ قراء ة یعقوب بن إسحاق الحضرمی ...... أبو محمد بن شیب بن عیسی بن علی الأشجعی ۱۰۲۱ کے بعدفوت ہوئے۔

⑬ غایة المطلوب فی قراء ة خلف وأبی جعفر ویعقوب عبد الرحمن ابن عباس الدمشقی [م۶۵۳]

⑮ الجمع والتوجیه کما انفرد به الامام یعقوب محمد بن شریح بن محمد الرعیسی [م۵۳۹]

ولی غیر ذلك من الکتب المحرره والموسوعة لکل من الامام القراء ۔

وفیه کفایة لمن له درایة۔ولله الحمد والمنة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ